جلد ۲۹ | ۲۳ ماہ تبوک ۱۳۲۰ ہش | ۳۰ ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ | ۲۳ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۱۸

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۳۰ ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ

تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

ایران کی سرزمین میں روسی اور انگریزی افواج کے داخلہ کی وجہ سے جو انقلاب رونما ہوا تھا۔ اس سے بلاشک وشبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام:۔

تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

کی پوری پوری تصدیق ہو چکی ہے کیونکہ اتحادی افواج نے نہ صرف ایران کے اہم علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ بلکہ حکومت ایران کے اختیارات پر بھی بعض پابندیاں عائد کر کے انہیں پہلے کی نسبت بہت محدود کر دیا۔ اور شاہِ ایران نے ان پابندیوں کو قبول کرنے کا اعلان کر دیا تھا لیکن جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کہ:۔

"اس الہام کا زیادہ تعلق موجودہ زمانہ سے ہی ہے" بعد کے حالات۔ اور واقعات نے اس کی ایسے رنگ میں وضاحت کر دی ہے۔ جس کا کسی کو وہم وگمان بھی نہ تھا۔ اور وہ رضا شاہ پہلوی کی تاج وتخت سے دست برداری ہے چنانچہ اخبار "انقلاب" (۱۹ ستمبر) نے اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"پرسوں یہ اطلاع ملی تھی۔ کہ اعلیحضرت نے مجلس شوریٰ کے نمائندوں کو [illegible] طلب فرمایا ہے۔ اس کے بعد تاج وتخت سے دست برداری کی خبر آگئی۔ جس کا ہمیں وہم وگمان بھی نہ تھا!

اتحادیوں کے ساتھ شرائطِ صلح طے ہو جانے۔ اور ان کو قبول کر لینے کے بعد شاہِ ایران کا تخت وتاج سے علیحدہ ہو جانا ایسا واقعہ ہے۔ جو کسی کے وہم وگمان میں نہیں آ سکتا تھا۔ لیکن قدرتِ خداوندی چونکہ ماموریں کی صداقت کے اظہار کے لئے محیر العقول واقعات پیش کیا کرتی ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر بھی ایسا ہی ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام:۔

تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

اپنی تمام شان کے ساتھ پورا ہو گیا۔ کہا گیا تھا۔ کہ ایران کے موجودہ حکمران کو "کسریٰ" نہیں کہا جاتا۔ اس لئے یہ الہام ایران کی سرزمین کے متعلق نہیں ہو سکتا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ کسریٰ کے تاج وتخت پر جو متمکن ہو۔ اسے "کسریٰ" کہا جا سکتا ہے۔ اور جب اس کی حکمرانی کا انداز کسریٰ کی حکومت کا سا ہی ہو۔ تو پھر اسے "کسریٰ" کہنا کسی لحاظ سے بھی ناموزوں نہیں ہو سکتا اگر ایک بہادر انسان کو شیر سے طاقت میں کسی قدر مشابہت رکھنے کی وجہ سے شیر کہا جا سکتا ہے۔ اگر ایک سخی انسان کو سخاوت میں خصوصیت رکھنے کی وجہ سے نوشیرواں کہا جا سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ کسریٰ کی سرزمین میں کسریٰ کے تاج تخت پر قابض ہونے والے کو۔ اور کسریٰ کی طرح خود مختارانہ حکومت کرنے والے کو "کسریٰ" نہ کہا جائے۔

رضا شاہ پہلوی کے طرزِ حکومت کے خود سرانہ ہونے کے متعلق اگرچہ اخبارات میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ یہاں تک بھی کہا گیا ہے۔ کہ ان کے تشدد کی وجہ سے ایران میں ان کی حکومت کے خلاف بغاوت کی تیاریاں ہو چکی تھیں لیکن اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ ان کے احکام کے سامنے ایران کی پارلیمنٹ اور وزارت کی کچھ حقیقت نہ تھی۔ وہ جو چاہتے تھے۔ کرتے تھے۔ اور چونکہ انہوں نے زورِ بازو سے حکومت حاصل کی تھی۔ اس لئے ایسا کرنا اپنا حق سمجھتے تھے۔ یہی "کسریٰ" کا خطاب رکھنے والے حکمرانوں کی حکومت کا انداز تھا۔ اور اسی کی طرف

تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

میں اشارہ کیا گیا تھا۔ آئندہ اگر ایران میں اس قسم کی حکومت قائم نہ ہوئی۔ اور کوشش یہی کی جا رہی ہے۔ کہ قائم نہ ہو۔ چنانچہ موجودہ شاہِ ایران کے متعلق وزیر اعظم ایران نے ابھی سے اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنے اختیارات کو خاص دائرہ کے اندر محدود رکھیں گے۔ اور وزارت ملک کا انتظام کرنے کے معاملہ میں آزاد اور پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوگی۔ تو خیال کیا جا سکتا ہے کہ اس الہام میں جس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ وہ ختم ہو گیا لیکن اگر کسریٰ کی حکومت سے مشابہت رکھنے والی حکومت قائم کی گئی۔ تو نہ معلوم یہ الہام کتنی بار پھر پورا ہو۔

اس الہام کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ اس میں رعایا کو مصائب و آلام کا نشانہ بننے سے محفوظ رکھتے ہوئے حکومت کی تبدیلی اور حکومت میں انقلاب کی خبر دی گئی ہے۔ اور اس وقت تک جتنی بار بھی یہ الہام پورا ہو چکا ہے۔ اتنی ہی بار رعایا ان آلام سے محفوظ رہی ہے جو انقلاب حکومت کا عام طور پر لازمی نتیجہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اس شفقت کی اہلِ ایران کو قدر کرتے ہوئے حقیقی مسلمان بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ تبوک ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے چھ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج حرارت کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت الحمدللہ اچھی ہے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کل ڈلہوزی سے واپس تشریف لے آئیں۔

آج صبح سورج گرہن ہوا۔ اس موقعہ پر احباب نے انفرادی اور باجماعت طور پر صلوٰۃ کسوف ادا کی۔ اور دعائیں کیں۔ مسجد اقصےٰ میں بعد نماز کسوف حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں کسوف اور صلوٰۃ کسوف سے متعلق امور پر روشنی ڈالی ؛

بھلوال ضلع سرگودہا کے جلسہ میں جو مبلغین گئے تھے وہ واپس آ گئے۔

مقامی درسگاہیں موسمی تعطیلات کے بعد کل سے کھل گئی ہیں ؛

آج بعد نماز عصر ماسٹر محمد اقبال صاحب بی۔ اے کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ اس تقریب میں حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور چند اور اصحاب نے شرکت کی ؛

لنڈن سے ہندوستان کے لئے روانگی

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ

میاں نسیم حسین صاحب معہ بیگم صاحبہ لنڈن سے ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ جو بخیریت پہونچنے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

ساتویں منزل

چونکہ مسافرانِ تحریک جدید کے جہاد کی ساتویں منزل ختم ہونے کے قریب آ رہی ہے۔ اس لئے تحریک جدید کا ہر مسافر کوشش کرے۔ کہ وہ ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے منزلِ مقصود پر پہونچ جائے۔ تا ایسا نہ ہو کہ منزل ختم ہو جائے۔ اور آپ کے لئے حسرت کے سوا کچھ باقی نہ رہے ؛ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

فوری توجہ کے قابل درخواست

چند نوجوانوں کی انجمن "رفقائے احمدؑ" نے عنقریب شائع ہونے والے رسالہ "فرقان" کی ماہانہ ایک روپیہ اعانت کے لئے بہ اجازت نظارت بیت المال بعض ذی ثروت احباب سے درخواست کی ہے بعض بزرگوں نے اس کا حوصلہ افزا جواب دیا ہے جزاھم اللہ لیکن ابھی تک بہت سے دوستوں نے جواب نہیں دیا۔ ان سے درخواست ہے کہ براہ کرم جلد تر مجوزہ اعانت کی منظوری سے مطلع فرمائیں۔ اگر پوری اعانت نہ فرما سکیں۔ تو جو بھی صورت ہو اس سے اطلاع بخشیں ؛ خاکسار ابو العطاء جالندہری قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز تہجد پڑھنے کا طریق

ایک استفسار کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

"میرا یہ ہرگز مذہب نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اٹھ کر فقط قرآن شریف پڑھ لیا کرتے۔ اور بس۔ میں نے ایک دفعہ یہ بیان کیا تھا۔ کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو۔ یا کوئی اور ایسی وجہ ہو کہ وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کر سکے۔ تو وہ اٹھ کر استغفار، درود شریف اور الحمد شریف ہی پڑھ لیا کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نوافل ادا کرتے۔ آپ کثرت سے ۱۱ رکعت پڑھتے۔ ۸ نفل اور ۳ وتر۔ آپ کبھی ایک ہی وقت میں ان کو پڑھ لیتے۔ اور کبھی اس طرح سے ادا کرتے۔ کہ دو رکعت پڑھ لیتے اور پھر سو جاتے۔ اور پھر اٹھتے۔ اور دو رکعت پڑھ لیتے اور سو جاتے۔ غرض سو کر اور اٹھ کر نوافل اسی طرح ادا کرتے جیسا کہ اب تعامل ہے۔ اور جس کو اب چودھویں صدی گزر رہی ہے"؛

(البدر ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۵)

انتخاب امیر صوبہ سرحد کے متعلق ضروری اعلان

تمام احمدی احباب صوبہ سرحد معہ ایجنسی ہا متعلقہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۱ء بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد دوپہر گوشوارہ مندرجہ تحت کے مطابق تمام چندہ دہندگان اپنے اپنے حلقہ کے مقررہ مقام پر پہونچ کر صوبہ کی امارت کے لئے کسی موزوں آدمی کو منتخب کریں۔ اور اپنی پرچی یعنی ووٹ احتیاط سے اپنے حلقہ کے منتظم کے حوالے کریں۔ جو تمام پرچیوں کو جمع کر کے جناب ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی خدمت میں ارسال کر دیں گے۔ حلقہ وار منتظمین کو ضروری ہدایات مطبوعہ فارم پر ارسال کر دی گئی ہیں۔ جس کو ضرورت ہو مجھ سے طلب کر سکتے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر ضرور اپنے اپنے مقام پر پہونچنے کی سعی بلیغ فرمائیں۔ نتیجہ انتخاب کا اعلان نظارت علیا خود کرے گی۔ منتظمین نوٹ کر کے مجھے مطلع کریں ؛

گوشوارہ

نمبر حلقہ	حلقہ	مقام حلقہ	تعداد ممبران مجلس انتخاب قابل انتخاب	منتظم انتخابات
۱	تحصیل مانسہرہ	مانسہرہ	۱	پیر زمان شاہ صاحب وکیل مانسہرہ
۲	تحصیل ایبٹ آباد و تحصیل ہری پور	ایبٹ آباد	۲	مولوی عبد السبوح صاحب ایبٹ آباد
۳	مواضعات ٹوپی مینی۔ زیدہ۔ کھلابٹ	ٹوپی	۱	صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب ٹوپی
۴	مردان۔ اسمٰعیلہ۔ سرخ ڈھیری دھوبیاں۔ درگئی۔ مالاکنڈ	مردان	۳	محمد الطاف خان صاحب مردان
۵	تحصیل پشاور معہ خیبر ایجنسی	پشاور	۳	شیخ مظفر الدین صاحب پشاور
۶	تحصیل نوشہرہ	نوشہرہ	۱	مرزا غلام حیدر وکیل نوشہرہ
۷	تحصیل چارسدہ	چارسدہ	۱	محمد اکرم خان صاحب چارسدہ
۸	ضلع کوہاٹ وکورم ایجنسی	کوہاٹ	۱	چوہدری یوسف علی صاحب کوہاٹ
۹	ضلع بنوں	بنوں	۱	صاحبزادہ محمد طیب صاحب سرائے نورنگ
۱۰	ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان و ایجنسی	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱	چوہدری عبد الرحمٰن خان صاحب ڈیرہ

مرزا غلام حیدر وکیل نوشہرہ جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکتوب احباب کپورتھلہ کے نام

خلافت ثانیہ کی حقانیت پر ایک دلیل

وہ جلیل القدر بزرگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رفاقت میں زندگی گزاری اور وہ خوش قسمت صحابہ جنہیں مسیح پاک کی خدمت کا موقعہ ملا۔ یکے بعد دیگرے اپنے محبوب سے ملنے کے لئے اس دار فانی سے کوچ کر رہے ہیں رضی اللہ عنہم۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم رضؓ اور حضرت میر مہدی حسین صاحب مرحوم رضؓ کا سانحہ ارتحال ابھی بالکل تازہ ہے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ کی جماعت کے اولین مخلصین میں سے آخری صحابی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۷ جنوری ۱۸۹۸ء کو جماعت کپورتھلہ کے ایک بزرگ حضرت منشی محمد خان صاحب رضؓ کے نام ایک مکتوب تحریر فرمایا تھا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اطال اللہ بقاءہ نے اخبار "بدر" میں سفر کپورتھلہ کے زیر عنوان اس خط کو شائع فرمایا ہے۔ یہ سفر نامہ بھی نہایت دلچسپ ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند عشاق وفا شعار حضورؑ کی وفات کے بعد باہم مل کر ایک دوسرے کی تعزیت کر رہے ہیں۔ اسی تذکرہ میں حضرت مفتی صاحب نے وہ خط شائع فرمایا تھا۔ اور وہ حسب ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی مخلصی اخویم محمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ زبانی اخویم منشی محمد اروڑا صاحب معلوم ہوا کہ آں محب نے اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب کی تحریر کو اپنی نسبت خیال کیا ہے مگر حاشا وکلا۔ ایسا نہیں ہے۔ آپ دلی دوست اور مخلص ہیں۔ اور میں آپ کو اور اپنی اس تمام مخلص جماعت کو ایک وفادار اور صادق گروہ یقین رکھتا ہوں اور مجھے آپ سے اور منشی محمد اروڑا صاحب اور دوسرے کپورتھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے۔ پھر کیونکر ہو۔ کہ ایسی جماعت کی نسبت کوئی ناگوار کلمہ منہ سے نکلے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے ساتھ ہوں گے۔ اور آپ ان دوستوں میں سے ہیں۔ جو بہت ہی کم ہیں۔ آپ نے دلی محبت سے ساتھ دیا۔ اور ہر ایک موقعہ پر صدق دکھلایا۔ پھر کیونکر فراموش ہو سکتے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ فرصت کے دنوں میں ہمیشہ ملتے رہیں۔ باقی تمام احباب کو السلام علیکم۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ

۲۷ جنوری ۱۸۹۸ء"

(اخبار بدر یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوب سے جماعت احمدیہ کپورتھلہ کے احباب کی خوش بختی عیاں ہے۔ کہ ان کو دنیا و آخرت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت کی بشارت حاصل ہوئی۔ گویا ان صحابہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہی حیثیت ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان صحابہ کی تھی۔ جو عشرہ مبشرہ کے نام سے موسوم ہیں۔ ان احباب کپورتھلہ کا جماعت احمدیہ۔ اور غیر مبایعین کے اختلاف میں خلافت سے وابستہ ہونا خلافت ثانیہ کی حقانیت کی ایک اور زبردست دلیل ہے۔ جو لوگ دنیا اور آخرت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھی ہیں۔ جس طرف وہ ہوں گے۔ یقیناً وہ فریق حق پر ہوگا۔ ان فی ذالک لآیۃ لقوم یتدبرون

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر بیان القرآن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مواہب الرحمن کے صفحہ ۷۰ پر فرماتے ہیں

ہمارے عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام قدرت مجردہ سے پیدا ہوئے۔ نیز آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بغیر باپ ولادت کے منکرین پر اظہار تعجب کرتے ہوئے فرمایا

جہالت کی وجہ سے حقیقت کو نہ سمجھ کر ان آیات میں غور وفکر نہیں کرتے۔ جو ہمارے نبی کریم کی نبوت کے لئے بطور علامات کے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح یوسف اپنے باپ کے نطفہ سے تھے۔ (صفحہ ۷۰)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ان کا باپ تھا۔ وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔"

(اخبار الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جب قادیان میں تھے۔ تو ان کا یہ عقیدہ تھا۔

"یہ خیال کہ مریم کا یوسف سے ناطہ ہو گیا تھا۔ اور اس کے بعد یوسف سے حمل ہو گیا۔ نہایت جاہلانہ خیال اور نص صریح قرآن کے مخالف ہے۔" (رسالہ اردو ریویو آف ریلیجنز جلد اول صفحہ ۱۶۵ اپریل ۱۹۰۲ء)

لیکن جب مولوی صاحب لاہور چلے گئے۔ تو انہوں نے اپنی تفسیر بیان القرآن میں لکھا: حضرت مسیح یوسف کے نطفہ سے تھا۔ (بیان القرآن صفحہ ۳۱۲ و صفحہ ۱۲۰۸)

پھر حقیقۃ المسیح نامی رسالہ میں لکھتے ہیں:

"وہ نہ صرف قرآن کریم میں ہی یہ ذکر نہیں کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ بلکہ کوئی حدیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی ایسی نہیں ملتی جس ..."

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں:

"باوجود اس کی دینی عورت کی (خواہ حضرت مریم صدیقہ ہی کیوں نہ ہو۔ ناقل) نیکی کے دعا کے ہم کبھی نہیں مان سکتے۔ کہ وہ بغیر کسی مرد کے حاملہ ہو گئی ہے۔ خواہ وہ عورت کتنی ہی پارسا اور صاحب عفت بیت المقدس اور کعبہ کے اندر رہتی ہو۔ وہ لاکھ دفعہ کہے۔ کہ میں بغیر مرد کے حاملہ ہوئی ہوں۔ مگر ہم اسے جھوٹا ہی سمجھیں گے۔ اور دنیا کی کوئی عدالت خواہ مسلمان ہو۔ یا عیسائی کبھی اس کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتی۔ پس ایک حاملہ عورت پر محض ظنی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ہم یہ سمجھیں۔ کہ اس کا شوہر (یوسف ناقل) یقیناً موجود ہے جس سے وہ حاملہ ہوئی ہے اور جو یہ کہتا ہے (خواہ حضرت مسیح موعود ہی ناقل) کہ اس (مریم) کا کوئی شوہر نہیں۔ وہ عرف عام میں اس کی عزت پر حملہ کرنے والا ٹھہرے گا" (رسالہ ولادت مسیح صفحہ ۴)

اب ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو یہ فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ بن باپ پیدا ہوئے۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ باپ کے نطفہ سے پیدا ہوئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں۔ کہ نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا۔ وہ بڑی غلطی پر ہیں اور خود مولوی محمد علی صاحب بھی قادیان میں یہی کہتے تھے۔ لیکن اب اس کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بن باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

۲۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں "خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا۔ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا۔ کہ مجھے اور میری ماں کو معبود ٹھہرانا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۰)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک یہ سوال وجواب قیامت کے دن ہوگا۔ اور بعض کہتے ہیں ہوا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ کہ یہ کلام (جو حضرت مسیح سے بطور سوال وجواب ہوتا تھا) عالم برزخ کا ہے۔ جو نزول قرآن سے پہلے ہو چکا ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول کی کھلم کھلا تردید کر رہے ہیں۔ یہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر کی حقیقت ہے۔ جن پر غیر مبایعین کو بڑا ناز ہے ؀

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور اللہ تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا۔ اس لئے ہر ایک ابتلاء کے وقت خدا نے اس کی مدد کی۔ جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۰) مگر مولوی محمد علی صاحب اس کے خلاف اپنی تفسیر بیان القرآن صفحہ ۱۲۷۵ میں لکھتے ہیں "اگر ہم قرآن کریم کے بیان سے آگے نہ نکلیں۔ تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ آیا فی الواقع حضرت ابراہیم کو اس آگ میں ڈالا گیا۔ یا جیسا کہ انجٰہ اللہ من النار سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال حکمت سے حضرت ابراہیم کو آگ میں پڑنے سے پہلے نجات دے دی۔ اور کسی دوسری طرف نکال دیا" ظاہر ہے ... مولوی محمد علی صاحب کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے صریح خلاف ہے ؀

خاکسار رحمت اللہ بٹ۔ احمدی نسیم جماعت نہم وزیر آباد ؀

تعلیم و تربیت

آئمۃ الصلوٰۃ کے لئے اسلامی ہدایات

آئمۃ الصلوٰۃ اور مقتدیوں میں جب کبھی کوئی اختلاف واقع ہو جاتا ہے۔ تو اسکی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ اسلامی ہدایات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اگر آئمۃ الصلوٰۃ ان ہدایات کی پابندی کریں۔ جو اسلام نے جاری کی ہیں تو کبھی اختلاف رونما نہ ہو قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (احزاب) یعنی اے مسلمانو یقیناً اللہ کے رسول میں تمہارے لئے نیک نمونہ موجود ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ اپنے قول اور فعل کو اس رسول کے قول اور فعل کے مطابق بناؤ۔ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو اس رسول کی پیروی کرو نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کے محبوب اور پیارے بن جاؤگے

آج کی صحبت میں میں حسب وعدہ آئمۃ الصلوٰۃ کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پیش کرتا ہوں۔ جو قولی اور فعلی ہر دو صورتوں پر مشتمل ہیں۔ اور آئمۃ الصلوٰۃ سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان ارشادات کو ملحوظ رکھا کریں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرائے تو اسے چاہیئے کہ ہلکی نماز پڑھائے فان فیھم الصغیر والضعیف والمریض فاذا صلّی وحدہ فلیصل کیف شاء کیونکہ مقتدیوں میں چھوٹی عمر کے اور بڑی عمر کے ضعیف اور بیمار ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ ہاں جب اکیلا نماز پڑھے پھر جس طرح چاہے پڑھے (ترمذی ص۳۲) مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ فمن امّ قوماً فلیخفّف فان فیھم الکبیر وان فیھم المریض وان فیھم الضعیف وان فیھم ذالحاجۃ فاذا صلّی احدکم وحدہ فلیصل کیف شاء (مشکوٰۃ ص۹۳) کہ جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے اسے چاہیئے کہ ہلکی نماز پڑھائے۔ کیونکہ نماز پڑھنے والوں میں بڑی عمر کے لوگ بیمار اور کمزور اور کام کاج والے ہر قسم کے ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے۔ ایک حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں واذا صلّی احدکم لنفسہ فلیطول ما شاء (عمدۃ الاحکام) اور جب کوئی تم میں سے اکیلا نماز پڑھے تو جتنی لمبی چاہے پڑھے۔ ان احادیث سے ظاہر ہے۔ کہ امام الصلوٰۃ کو مقتدیوں کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اور ہلکی نماز پڑھانی چاہیئے:

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں ما صلّیت وراء امامٍ قطّ اخفّ صلوٰۃ ولا اتم صلوٰۃً من النبی صلعم وان کان لیسمع بکاء الصبی فیخفف مخافۃ ان تفتتن امّہ متفق علیہ (مشکوٰۃ ص۹۳) کہ میں نے کسی امام کے پیچھے کبھی نماز نہیں پڑھی۔ جو نہایت ہلکی اور پوری پڑھانے والا ہو۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہلکی بھی ہوتی تھی۔ اور پوری بھی اور آپ کا یہ حال تھا کہ اگر آپ بچہ کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو ہلکا کر دیتے۔ اس وجہ سے اس کی ماں فتنہ میں نہ پڑے۔ اور اس طرح اسکی توجہ نماز سے زائل نہ ہو۔ اور خشوع و خضوع کی حالت جاتی نہ رہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا۔ اور عرض کیا میں فجر کی نماز سے فلاں شخص کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہوں۔ یعنی نماز میں شامل نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ وہ شخص ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے میں نے کبھی کسی وعظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ جتنا اس روز آپ ناراض ہوئے۔ آپ نے فرمایا یا ایھا الناس ان منکم منفرین فایکم امّ الناس فلیوجز فان من وراءہ الصغیر والکبیر وذالحاجۃ کہ اے لوگو تم میں سے بعض لوگ نفرت دلانے کا موجب ہوتے ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے۔ کیونکہ اس کے پیچھے بچے بوڑھے اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔

ایک حدیث جو جابرؓ سے مروی ہے اس میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو نصیحت کی۔ کہ وہ نماز پڑھاتے وقت بجائے لمبی سورتوں کے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور والشمس والضحٰھا اور واللیل اذا یغشیٰ پڑھا کرے۔ کیونکہ اس کے پیچھے بوڑھے کمزور اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔ (عمدۃ الاحکام)

مذکورہ احادیث میں جہاں ائمۃ الصلوٰۃ کے متعلق ہدایات ہیں وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چھوٹی عمر کے لڑکے بوڑھے۔ بیمار اور کام کاج کرنے والے ہر قسم کے لوگ نماز باجماعت میں شامل ہوتے تھے۔ اور معمولی معمولی عذرات سے نماز باجماعت سے پیچھے نہیں رہتے تھے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کا فتویٰ بھی موجود ہے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور کسی نے عرض کیا۔ کہ فلاں دوست نماز پڑھانے کے وقت بہت لمبی سورتیں پڑھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ "امام کو چاہیئے کہ نماز میں ضعفاء کی رعایت رکھے" (بدر ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء ص۹)

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور سوال پیش ہوا۔ کہ ایک پیش امام ماہ رمضان میں مغرب کے وقت لمبی سورتیں شروع کر دیتا ہے مقتدی تنگ آتے ہیں۔ کیونکہ روزہ کھولکر کھانا کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ دن بھر کی بھوک سے ضعف لاحق حال ہوتا ہے۔ بعض ضعیف ہوتے ہیں۔ اسی طرح پیش امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ پیش امام کی اس معاملہ میں غلطی ہے۔ اس کو چاہیئے کہ مقتدیوں کی حالت کا لحاظ رکھے۔ اور نماز کو ایسی صورت میں بہت لمبا نہ کرے۔ (البدر ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء ص۷) مندرجہ فتاویٰ مسیح موعود علیہ السلام سے جہاں اصل مسئلہ پر روشنی پڑتی ہے کہ امام کو مقتدیوں کے حالات کا لحاظ رکھ کر ہلکی نماز کرانی چاہیئے۔ وہاں ایک مزید امر یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ رمضان المبارک میں روزہ کی وجہ سے بھی مقتدیوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور چونکہ رمضان المبارک میں اب ایک دو ہی دن رہ گئے ہیں۔ اس لئے بھی اس فتوے کا ذکر ضروری تھا۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے جو احادیث سے ثابت ہے کہ امامت کے لائق وہ شخص ہے جو متقی ہو عالم باعمل ہو۔ اور ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ لوگ تو اس کی امامت سے کراہت کریں۔ مگر وہ موجودہ زمانہ کے پیشہ ور اماموں کی طرح امامت پر جما رہے۔ حدیث میں ہے وامام قوم وھم لہ کارھون (مشکوٰۃ) کہ اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جو امامت کرائے مگر لوگ اس کی امامت سے کراہت کریں۔ پس ائمۃ الصلوٰۃ کو امامت کے صفات سے متصف ہونا چاہیئے۔ اور زبردستی اور دھینگا مشتی سے امامت پر قبضہ نہیں کرنا چاہیئے

موجودہ زمانہ کے ائمہ مساجد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اس زمانہ میں ہمارے ملک کی اکثر مساجد کا حال نہایت ابتر اور قابل افسوس ہو رہا ہے۔ اگر ان مسجدوں میں جا کر آپ امامت کا ارادہ کیا جائے۔ تو وہ جو امامت کا منصب رکھتے ہیں ازبس ناراض اور نیلے پیلے ہو جاتے ہیں۔ اور اگر انکا اقتداء کیا جائے۔ تو نماز کے ادا ہونے میں مجھے شبہ ہے کیونکہ علانیہ طور پر ثابت ہے کہ انہوں نے امامت کا ایک پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔ اور وہ پانچ وقت جا کر نماز نہیں پڑھتے۔ بلکہ ایک دکان ہے کہ ان وقتوں میں جا کر کھولتے ہیں۔ اور اسی دکان پر ان کا اور ان کے عیال کا گزارہ ہے۔ چنانچہ اس پیشہ کے عزل و نصب کی حالت میں مقدمات تک نوبت پہونچتی ہے اور مولوی صاحبان امامت کی ڈگری کرانے کے لئے اپیل در اپیل کرتے پھرتے ہیں۔ پس یہ امامت نہیں۔ یہ تو حرامخوری کا ایک مکروہ طریقہ ہے۔ پھر کیونکر کوئی شخص دیکھ بھال کر اپنا ایمان ضائع کرے" (فتح اسلام ص۲۱) نیز فرماتے ہیں۔ "جو طریق آجکل پنجاب میں نماز کا ہے میرے نزدیک ہمیشہ سے اسپر بھی اعتراض ہے ملّاں لوگ صرف مقررہ آدمیوں پر نظر کر کے جماعت کراتے ہیں۔ ایسا امام شرعاً ناجائز ہے صحابہ میں کہیں نظیر نہیں ہے کہ اسطرح اُجرت پر امامت کرائی ہو۔ پھر اگر کسی کو مسجد سے نکالا جائے تو چیف کورٹ تک مقدمہ چلتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ ایک ملاں نے نماز جنازہ کی ہو یا نے تکبیر یں کہیں لوگوں نے پوچھا تو جواب دیا کہ یہ کلام روزمرہ کے محاورہ سے یاد آتا ہے کبھی سال میں ایک آدمی مر جاتا ہے تو کیسے یاد رہے۔ جب مجھے یہ بات بھول جاتی ہے۔ کہ کوئی مرا بھی کرتا ہے۔ تو اس وقت کوئی میت ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک ملا یہاں آکر رہا۔ ہمارے مرزا صاحب نے اسے محلے تقسیم کر دیئے۔ ایک دن وہ روتا ہوا آیا کہ مجھے جو محلہ دیا ہے۔ اس کے آدمیوں کے قد چھوٹے ہیں۔ اس لئے ان کے مرنے پر جو کپڑا ملیگا اس سے چادر بھی نہ بنے گی۔ اس وقت لوگوں کی حالت بہت ردّی ہے۔ صوفی سمجھتے ہیں کہ مردہ کا مال کھانے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔" (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

بعض جاہل ملانوں کے لطائف تو اور بھی عجیب ہیں۔ ایک ملاں کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ انکی مقتدیوں سے بگڑ گئی۔ مقتدی اسے کچھ اجرت دیتے جو اسے مطلوب نہ تھی۔ کچھ عرصے کے بعد مقتدیوں کو معلوم ہوا کہ ملاں صاحب عرصہ سے بے وضو نماز پڑھاتے ہیں۔ اس بات کے علم ہونے پر کسی کی معرفت اس سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیا بات ہے۔ اس نے کہا۔ کہ یہ لوگ مجھے دیتے دلاتے کچھ نہیں۔ میں بھی بے وضو نمازیں پڑھا پڑھا کر انہیں بے ایمان کر کے مارونگا:

ان حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ گو امام الصلوٰۃ کا درجہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور وہ خدا کے حضور مقتدیوں کیطرف

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء سے نافذ ہونے والی اہم تبدیلیاں

اپنے لوکوموٹو (ریلوے انجنوں) کے ذرائع کو محفوظ کرنے کیلئے یہ ضروری ہوگیا ہے۔ کہ تیز چلنے والی ٹرینوں کی مطبوعہ رفتار کم کردی جائے۔ اندریں حالات چونکہ بعض صورتوں میں ٹرینیں سٹرکوں پر زیادہ وقت لیتی ہیں۔ اسلئے یا تو انہیں جلد روانہ کیا جائے۔ یا انکی آمد کو مؤخر کر دیا جائے گا۔ مسافروں کو چاہیئے۔ کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل" کا مطالعہ کریں۔ جو ۲۰ ستمبر کے لگ بھگ ریلوے اسٹیشنوں اور بک سٹالوں پر ۳/ پر فروخت ہوگا۔

"اے" ٹرینوں کے اوقات

موجودہ وقت میں جن سٹیشنوں کے درمیان آمدورفت ہے	ٹرین کا نمبر	یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء سے تبدیلیاں
دہلی اور پشاور چھاؤنی براستہ سہارنپور	۳۔اپ	موجودہ وقت کی طرح دہلی سے ۲۱/۵۵ پر روانہ ہو کر لاہور ۸/۵۵ پر پہنچیگی اور ۷/۵۵ اور ۸/۵۵ کے بجائے ۹/۴۰ پر روانہ ہوگی اور پشاور چھاؤنی میں ۲۰/۱۰ کے بجائے ۲۰/۴۵ پر پہنچے گی
پشاور چھاؤنی اور دہلی براستہ سہارنپور	۴۔ڈاؤن	پشاور چھاؤنی سے ۹/۲۰ کے بجائے ۸/۳۰ پر روانہ ہوگی۔ لاہور میں آمد ۱۹/۴۵ روانگی ۲۰/۳۵ اور ۲۱/۱۰ کے بجائے ۲۰/۲۵ اور دہلی میں ۷/۵۵ کے بجائے ۸/۱۰ پر پہنچے گی۔

(نوٹ:۔ لالہ موسیٰ اور راولپنڈی کے درمیان ۳۔اپ اور ۴۔ڈاؤن میلوں کے ساتھ ڈائننگ کاریں بھی جائیں گی۔ لاہور سے ۴۔ڈاؤن میل کے ساتھ ڈائننگ کار نہیں ہوگی۔ روانگی ۲۰/۲۵)

موجودہ وقت میں جن سٹیشنوں کے درمیان آمدورفت ہے	ٹرین کا نمبر	یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء سے تبدیلیاں
کراچی شہر اور پشاور چھاؤنی براستہ لودھراں خانیوال کورڈ	۱۹۔اپ	کراچی شہر سے ۸/۵ کے بجائے ۷/ پر روانہ ہوگی۔ لاہور میں آمد ۹/۲۰ روانگی ۸/۲۰ اور ۹/۳۰ کے بجائے ۱۰/۱۰ اور پشاور میں آمد ۲۳/۳۰ پر (سروس راولپنڈی اور پشاور چھاؤنی کے درمیان وسیع کردی گئی ہے۔)
پشاور چھاؤنی اور کراچی شہر براستہ خانیوال لودھراں کورڈ	۲۰۔ڈاؤن	پشاور چھاؤنی سے توسیع کردہ وہاں سے ۵/۴۰ پر روانہ ہوگی۔ لاہور میں آمد ۲۰/۵ روانگی ۲۰/۵ کے بجائے ۱۸/۳۰ اور کراچی میں ۲۰/۱۰ کے بجائے ۲۱/۰ پر پہنچے گی۔
دہلی اور پشاور چھاؤنی براستہ کرنال	۵۷۔اپ	موجودہ وقت کی طرح دہلی سے ۷/۱۳ پر روانہ ہوگی اور لاہور میں ۱۹/۲۵ اور ۲۰/۱۵ کے بجائے ۲۰/۱۰ پر پہنچے گی۔ اور پشاور چھاؤنی میں ۸/۵۵ کی بجائے ۱۰/۲۰ پر پہنچے گی۔
پشاور چھاؤنی اور دہلی براستہ لاہور اور کرنال	۵۸۔ڈاؤن	پشاور چھاؤنی سے ۱۸/۴۵ کے بجائے ۱۷/۲۵ پر روانہ ہوگی۔ لاہور میں آمد ۶/۵۵ روانگی ۸/۰ کے بجائے ۷/۳۵ اور دہلی میں موجودہ وقت کی طرح ۲۰/۳۰ پر پہنچے گی۔
کراچی شہر اور لاہور براستہ ملتان چھاؤنی۔	۷۔اپ	کراچی شہر سے ۲۰/ کے بجائے ۱۸/۱۰ پر روانہ ہوگی۔ اور لاہور میں موجودہ وقت کی طرح ۱۸/۰ پر پہنچے گی۔ تاکہ ۱۰۔ڈاؤن پنجاب کلکتہ میل کیساتھ کنکشن قائم رکھ سکے جو وہاں سے ۱۸/۳۰ پر روانہ ہوتا ہے
لاہور اور کراچی شہر براستہ ملتان چھاؤنی	۸۔ڈاؤن	لاہور سے ۹/۱۰ کے بجائے ۹/۱۵ پر روانہ ہوگی۔ اور کراچی شہر میں ۸/۰ کے بجائے ۹/۳۵ پر پہنچے گی۔
کوئٹہ اور لاہور براستہ ملتان چھاؤنی۔	۵۴۔ڈاؤن	کوئٹہ سے ۱۸/۵۰ کے بجائے ۱۸/۱۵ پر روانہ ہوگی اور لاہور ۵/۲۰ کے بجائے ۷/۲۰ پر پہنچے گی۔
لاہور اور کوئٹہ براستہ ملتان چھاؤنی	۴۴۔ڈاؤن / ۵۳۔اپ	لاہور سے ۲۱/۴۵ کے بجائے ۱۹/۴۰ پر روانہ ہوگی اور کوئٹہ ۱۰/۰ کے بجائے ۱۰/۲۵ پر پہنچے گی۔
کراچی شہر اور کوئٹہ	۹۔اپ	کراچی شہر سے ۱۲/۱۰ کے بجائے ۱۲/۰ پر روانہ ہوگی۔ اور کوئٹہ شہر ۱۲/۱۵ کے بجائے ۱۵/۳۰ پر پہنچے گی۔
کوئٹہ اور کراچی شہر	۱۰۔ڈاؤن	کوئٹہ سے ۱۶/۰ کے بجائے ۱۴/۴۵ پر روانہ ہوگی۔ اور کراچی شہر ۱۵/۳۵ کے بجائے ۱۵/۳۰ پر پہنچے گی
لاہور اور سیالکوٹ جنکشن براستہ وزیر آباد	۱۲۵۔اپ	لاہور سے ۱۸/۱۰ کے بجائے ۶/۳۰ پر روانہ ہوگی۔ اور سیالکوٹ ۱۵/۲ کے بجائے ۱۱/۲۰ پر پہنچے گی۔
دہلی اور لاہور براستہ بھٹنڈہ	۱۵۔اپ	موجودہ وقت کی طرح دہلی سے ۲۱/۵۰ پر روانہ ہوکر لاہور ۸/۴۰ کے بجائے ۹/۵ پر پہنچے گی۔

"بی" منسوخ شدہ ٹرینیں

نمبر ۶۱۔اپ۔ ۶۲۔ڈاؤن راولپنڈی اور کیمبل پور کے درمیان

نمبر ۲۰۱ اپ۔ ۲۰۲۔ڈاؤن جالندھر شہر فیروز پور چھاؤنی کے درمیان

" ۳۳۷۔اپ۔ ۳۳۸۔ڈاؤن لدھیانہ اور نکودر کے درمیان

" ۴۵۔اپ۔ ۱۹۲۔ڈاؤن۔ ملتان چھاؤنی اور خانیوال کے درمیان

" ۵۰۔ڈاؤن۔ سکھر سے روہڑی تک۔

" ۲۷۔اپ اور ۲۸۔ڈاؤن جو گرمیوں کے موسم میں کشمیر کی آمدورفت کے سلسلہ میں وزیر آباد اور جموں توی کے درمیان چلتی ہیں منسوخ کر دی جائیں گی۔

نوٹ:۔ نمبر ۶۷۔اپ اور ۶۸ ڈاؤن سوچیتگڑھ ایکسپریس ٹرینیں لالہ موسیٰ اور راولپنڈی کے درمیان مسافر نہیں لے جایا کریں گی

"سی" ایڈیشنل ٹرینیں

ٹرینوں کا نمبر	روانگی کا سٹیشن	آخری سٹیشن
۸۱۔اپ	دہلی روانگی ۲۵-۱۵	انبالہ چھاؤنی آمد ۵۵-۲۰
۱۴۴۔ڈاؤن	کالکا روانگی ۵-۱۵	دہلی آمد ۵-۲۳
۱۴۱۔ڈاؤن	انبالہ چھاؤنی روانگی ۲۰-۱۶	کالکا آمد ۵-۹

شملہ سے اتراؤئی کا ٹریفک دور کرنے کیلئے کالکا۔ شملہ سیکشن پر زائد ٹرینیں اس مدت کے لئے چلائی گئی ہیں۔ جب تک کہ یہ ٹریفک ختم نہیں ہو جاتا۔

P.R.O.

"ڈی" نئے کنکشن

(۱) ۷ اپ کراچی میل کراچی سٹی سے ۱۷۳ اپ کے ساتھ کوٹری میں ۱۷۴/۹ ۳ ڈاؤن کے ساتھ روہڑی پر) اور ۱۶۷ اپ کے ساتھ لاہور میں۔

(۲) ۴ ڈاؤن فرنٹیئر میل پشاور چھاؤنی سے ۲۳۷ اپ کے ساتھ ٹیکسلا میں۔

(۳) ۵۸ ڈاؤن بمبئی ایکسپریس پشاور چھاؤنی سے ۸۸ ڈاؤن کے ساتھ لاہور میں

(۴) ۳۴ ڈاؤن لاہور سے ۲۷۰ ڈاؤن ریل کار تھرڈ کے ساتھ جالندھر شہر

(۵) ۲۰ ڈاؤن لاہور سے ۳۴۳ اپ کے ساتھ خانیوال میں

(۶) ۹۲ ڈاؤن خانیوال سے کورڈ ۳۴۳ اپ لودھراں میں۔

(۷) ۲ن ڈاؤن حبیب آباد سے براستہ دادو ۸ ڈاؤن سے کوٹری میں

(۸) ۳۱۶ ڈاؤن نارووال سے ۸ ڈاؤن کے ساتھ لاہور میں

نوٹ:۔ گاڑیوں کے اوقات میں وسیع تبدیلیوں کے باعث بعض حالات میں کنکشن ناگزیر طور پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ یا ان کے درمیان وقت کسی قدر کم کردیا گیا ہے اس ریلوے کے ہر سیکشن پر ہر قسم کے ٹریفک کے لئے موزوں سہولتیں مہیا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔

"ای" ڈائننگ کاریں پہلے اور دوسرے درجے کے مسافروں کے استعمال کیلئے

موجودہ وقت — پہلی اکتوبر ۱۹۴۱ء سے

۳ اپ فرنٹیئر میل لالہ موسیٰ سے راولپنڈی تک

۴ ڈاؤن فرنٹیئر میل راولپنڈی سے لالہ موسیٰ تک

۸ ڈاؤن کراچی میل کوٹری سے کراچی شہر تک

"الف" ۳۰-۹-۴۱ اور ۱-۱۰-۴۱ کی درمیانی رات کے وقت ٹرین کی فنکشنگ

(۱) یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء کو لہراگہ۔ جاکھل سیکشن پر ۴۰۸ ڈاؤن ٹکسڈ میں نئے اوقات کے مطابق کوئی سروس نہیں ہوگی۔

(۲) یکم اکتوبر کو پیر محل اور شورکوٹ روڈ پر ۱۷ ڈاؤن ٹکسڈ میں نئے اوقات کے مطابق کوئی سروس نہ ہوگی۔

(۳) ۳۰ ستمبر کو خانیوال اور درکھانہ کے درمیان ۳۴۴-اپ پسنجر میں نئے اوقات کے مطابق کوئی سروس نہ ہوگی۔

"جی" تھرو سروس کیریجز

جن سٹیشنوں کے درمیان اب چلتی ہیں۔	گاڑیوں کا نمبر	یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء سے تبدیلیاں
(۱) دریا خان۔ کوہاٹ چھاؤنی۔ چار پہیوں والے تیسرے درجے کے ڈبے	۶۶/۶۳ اپ جنڈ تک اور ۲۲۵/۲۲۸ ڈاؤن کوہاٹ چھاؤنی تک	چلائی جائے گی۔
(۲) کوہاٹ چھاؤنی۔ دریا خان چار پہیوں والے تیسرے درجے کے ڈبے	۲۲۷/۲۲۶ ڈاؤن جنڈ تک اور ۶۴/۵۹ اپ دریا خان تک	"
(۳) شورکوٹ روڈ۔ راولپنڈی (بوگی تھرڈ کلاس کیرج)	۱۸۹ اپ لالہ موسیٰ تک۔ اور ۲۷-اپ راولپنڈی تک	۸۹-اپ لالہ موسیٰ تک اور ۳۵-اپ ایکسپریس راولپنڈی تک
(۴) (لاہور جموں توی) ایک ملی جلی بوگی پہلے اور دوسرے درجے کی اور ایک ملی جلی بوگی انٹر اور تھرڈ کلاس کیرج	۳۵-اپ / ۲۷-اپ	۳۵-اپ / ۲۹۵-اپ

ایچ پابندیاں ٹرین نمبر	موجودہ وقت	یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء سے
(۵) جموں (توی) لاہور (پہلے اور دوسرے درجہ کی ایک ملی جلی بوگی انٹر اور تھرڈ کلاس کیرج)	۲۸-ڈاؤن / ۳۴ ڈاؤن	۱۵۲ ڈاؤن / ۳۴ ڈاؤن
(۶) کالکا ہوڑہ (ایک ائیر کنڈیشنڈ بوگی فسٹ کلاس کیرج)	۲-ڈاؤن	۶ اپ ۱۰/۱۲/۴۱ تک چلتی رہے گی۔
(۷) ہوڑہ کالکا (ایک ائیر کنڈیشنڈ بوگی فسٹ کلاس کیرج)	۱-اپ	۵ اپ ۱۰/۱۲/۴۱ تک چلتی رہے گی۔
(۳) فرنٹیئر میل دہلی سے پشاور چھاؤنی تک (براستہ غازی آباد سہارنپور اور انبالہ چھاؤنی) (۴) ڈاؤن فرنٹیئر میل پشاور چھاؤنی سے دہلی (براستہ انبالہ چھاؤنی سہارنپور اور غازی آباد)	(۱) تیسرے درجے کے مسافر ۳-اپ فرنٹیئر میل میں لودھیانہ راولپنڈی سیکشن پر دہلی اور لدھیانہ نہیں لے جائے جاتے۔ وہ مسافر جن کے پاس ایک سو میل سے کم فاصلے کا ٹکٹ ہوتا ہے ان کو بھی مین لائن پر جالندھر چھاؤنی اور راولپنڈی کے درمیان نہیں لے جایا جاتا (۲) راولپنڈی اور کیمبل پور کے درمیان مسافر بک نہیں کئے جاتے۔ تیسرے درجے کے مسافر جن کے پاس ۵۰ میل سے کم فاصلے کا ٹکٹ ہو ان کو مین لائن پر راولپنڈی اور لاہور کے درمیان نہیں لے جایا جاتا لاہور اور دہلی کے درمیان بھی ان کو نہیں لے جایا جاتا۔	(۱) تیسرے درجے کے مسافر لودھیانہ لالہ موسیٰ سیکشن پر دہلی اور لودھیانہ اور لالہ موسیٰ اور راولپنڈی کے درمیان نہیں لیجائے جاتے جن مسافروں کے پاس ۵۰ میل سے کم فاصلے کے ٹکٹ ہوتے ہیں انکو بھی مین لائن پر جالندھر چھاؤنی اور لالہ موسیٰ نہیں لیجایا جاتا تیسرے درجے کے مسافر راولپنڈی اور لالہ موسیٰ کے درمیان اور لاہور اور دہلی کے درمیان نہیں لیجائے جاتے (۲) مسافر جنکے پاس ۵۰ میل سے کم فاصلے کا ٹکٹ ہوگا انکو مین لائن پر لالہ موسیٰ اور لاہور نہیں لیجایا جاتا

"ایچ" عام

(۱) یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء سے حسب ذیل ٹرینوں سے اول اور درمیانہ درجے کے ڈبے منسوخ کردیئے جائیں گے۔

(i) ٹرین نمبر ۴۷۷ اپ اور ۴۷۸ ڈاؤن } کوٹری اور بادین
" ۴۷۹-اپ " ۴۸۰ ڈاؤن }

(ii) " نمبر ۵۵-اپ اور ۵۶ ڈاؤن } کوٹری اور ٹالی

(iii) ۲۵۵-اپ " ۲۵۶ ڈاؤن
۲۵۷-اپ " ۲۵۸ ڈاؤن } ملک وال اور بھیرہ کے درمیان
۲۷۱-اپ " ۲۷۲ ڈاؤن

(۱) یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء ریگولر کورس کے طور پر اول و دوم درجہ کے ڈبے ستمبر حبیب آباد (ننگا گاج) سٹیشن پر ۴۸۷ اپ اور ۴۸۸ ڈاؤن پسنجر ٹرینوں میں نہیں لگائے جائینگے تاہم اگر مسافر متعلقہ سٹیشن ماسٹر کو ۴۸ گھنٹے قبل اطلاع دیں تو ان گاڑیوں کے ساتھ اعلیٰ درجے کے ڈبے لگائے جا سکتے ہیں۔

(چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ)

اجرائے "الفضل" کیلئے درخواست

جاکے ضلع سیالکوٹ میں تبلیغی اغراض کے لئے "الفضل" کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب استطاعت دوست اس کار خیر میں حصہ لے سکیں تو یہ بہت بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ رقم اس اعلان کے حوالہ سے بنام مینیجر الفضل ارسال کریں۔ مینیجر

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے

کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اگر آپ خریدار ہیں تو اپنے حلقہ میں دوسروں کو خریداری کی تحریک فرما دیں۔ اگر خریدار نہیں۔ تو خریدار بنیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ جرمن ہائی کمانڈ کا اعلان مظہر ہے کہ سارے کیف پر جرمن فوجوں کا قبضہ ہے۔ شہر کی تمام سرکاری عمارتوں پر اس وقت نازی جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ روسی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ نیز جرمنوں نے دریائے نیپر کے پار شہر پولٹاوا پر بھی قبضہ کر لیا۔ جو کیف کے شمال مشرق میں ایک اہم ریلوے سٹیشن ہے۔ اس وجہ سے خارکوف اور کریمیا کا سلسلہ رسل و رسائل خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ کیف کے فوجی رقبہ میں جو ہالینڈ کے برابر ساٹھ لاکھ روسی فوج کو گھیر لیا گیا ہے جرمن طیاروں نے ماسکو اور اڈیسہ دونوں پر سخت بمباری کی۔ نیز انہوں نے بحیرہ بالٹک میں خلیج ریگا کے نزدیک دو روسی جزائر پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ کیف پر جرمن قبضہ کی خبر کی تصدیق ابھی لنڈن میں نہیں ہوئی۔ جرمنوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ یوکرین میں ان کی فوجیں ۷۵ میل روزانہ کی رفتار سے پیش قدمی کر رہی ہیں۔ سوویٹ گورنمنٹ کے اعلان میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ ہماری فوجوں نے سارے محاذ پر مکمل جنگ جاری رکھی۔ کیف کے محاذ پر بالخصوص نہایت سخت لڑائی ہوئی۔ اس جنگ میں جرمن فوج کے دس ڈویژن کئی سو ٹینک اور ہوائی جہاز تباہ ہو گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ لینن گراڈ کو بھی سخت خطرہ ہے۔ مگر اس پر جرمنوں کے فوری قبضہ کا امکان نہیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن غالباً موسم سرما میں لیبیا کے رستہ مصر پر چڑھائی کرے گا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ترکی کے رستے مصر پر حملہ کر دیا جائے۔ جرمن اور اطالوی بڑی تیزی کے ساتھ لیبیا میں فوجی طاقت جمع کر رہے ہیں۔ اور ٹریپولی و بن غازی کی راہ سے دھڑا دھڑ سامان جنگ اور رسد وہاں پہنچ رہا ہے۔ لیبیا میں ہوائی طاقت بھی بکثرت جمع کی جا رہی ہے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ برطانی حکومت نے ترکش گورنمنٹ کو واضح طور پر کہہ دیا ہے۔ کہ بلغاریہ کو ایک غیر جانبدار ملک نہیں کہا جا سکتا۔ یونان اور یوگوسلاویہ تو اس کے خلاف اعلان جنگ کر بھی چکے ہیں۔ اس لئے اگر اس کے جہازوں کو آبنائے باسفورس میں سے گذرنے دیا گیا۔ تو یہ معاہدہ مانٹرو کی خلاف ورزی ہوگی۔ بلغاریہ۔ اٹلی کے جہازوں کو خرید کر بحیرہ اسود میں لانا چاہتا ہے تا وہ محوری بیڑے میں شامل ہو کر روس کے خلاف لڑ سکیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر بلغاروی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ روسی ہوائی جہازوں نے ۱۸ ستمبر کو بلغاریہ میں پیراشوٹ اتارے جن کے پاس پستول اور وائرلیس سیٹ تھے اترتے ہی انہوں نے پولیس مینوں پر حملے کئے۔ کئی پولیس مین مجروح ہوئے۔ مگر سب پیراشوٹ گولی سے اڑا دیئے گئے۔ آئندہ بھی جو پیراشوٹ اترے گا۔ اسے گولی مار دی جائے گی۔ بلغاروی گورنمنٹ نے اس کے متعلق سوویٹ گورنمنٹ سے احتجاج کیا تھا۔ مگر اسے ٹھکرا دیا گیا۔

صوفیہ ۳۰ ستمبر بلغارین گورنمنٹ نے ایک اعلان میں اہل ملک کو خطرہ سے آگاہ کیا ہے۔ اور تمام فوجوں کو جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ اور عوام سے اپیل کی ہے کہ حکومت کے ساتھ سرگرم تعاون کریں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر جاپان گورنمنٹ نے روسی گورنمنٹ کو مطلع کیا ہے۔ کہ روسی بیڑے کی بچھائی ہوئی سرنگیں کوریا کے پانیوں میں تیرتی ہوئی پائی گئی ہیں۔ انہیں فوراً ہٹایا جائے۔ ورنہ اگر کسی جاپانی جہاز کو نقصان پہنچ گیا۔ تو جاپان ضرور جوابی کارروائی کرے گا۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ روس اس مطالبہ کو تسلیم کر کے ان سرنگوں کے ہٹانے کا انتظام کر دے گا۔ کیونکہ وہ اس وقت جاپان سے الجھنا نہیں چاہتا۔

لنڈن ۳۰ ستمبر بی بی سی کے بیان کے مطابق ایک جاپانی ترجمان نے بیان کیا۔ کہ جاپان ایک بار پھر یہ انتباہ کر دینا چاہتا ہے کہ وہ کسی قوم کو یہ اجازت نہیں دے سکتا۔ کہ ولیڈی واسٹک کے رستہ روس کو امداد بھیجے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر مسٹر ایمری وزیر ہند نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ روس کو ایران کی راہ سے سامان جنگ پہنچائیں۔ کیونکہ اسے فوری امداد کی ضرورت ہے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر برطانیہ کے ہوم منسٹر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ روس کا استحاد ٹوٹ جانے کے متعلق ہٹلر کی امید کبھی بر نہ آئے گی۔ ہمارے پاس ابھی کافی ہتھیار نہیں ہیں۔ اور ہمیں ان کی بے حد ضرورت ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک پر دشمن کے حملہ کا خطرہ ابھی موجود ہے۔

لنڈن ۳۰ ستمبر انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ ماسکو کے جاپانی سفارت خانہ کے ۱۶ ممبر اپنی گورنمنٹ کے حکم پر جاپان واپس جا رہے ہیں۔ اگرچہ ماسکو کے جاپانی سفیر کو واپسی کا حکم نہیں ملا۔

شملہ ۳۰ ستمبر۔ اکتوبر کے شروع میں مرکزی اسمبلی کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں ایک ممبر کی طرف سے یہ ریزولیوشن پیش ہوگا۔ کہ ڈیفنس کونسل توڑ دی جائے۔ کیونکہ اسے عوام کا اعتماد حاصل نہیں اور نہ اس سے عوام کا مطالبہ پورا ہوا ہے

لنڈن ۳۰ ستمبر طہران ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ایران کے نئے بادشاہ نے بہت سے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں پارلیمنٹ نے کمیٹی قائم کر دی ہے جو شاہی جواہرات کا معائنہ کرے گی۔ کیونکہ بعض حلقوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ سابق بادشاہ نے کچھ قیمتی جواہرات باہر بھیج دیئے ہیں

لنڈن ۳۰ ستمبر مسٹر گاباکی جگہ مسلم لیگ کے امیدوار میاں امیر الدین پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔ ان کے مقابل پر مسٹر گابا کی اہلیہ۔ اور دو اور امیدوار تھے۔ جن کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں۔ مسز گابا کی ضمانت تھوڑی سی ووٹوں کی اکثریت سے ضبط ہونے سے بچ گئی

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ کہا جاتا ہے مفتی فلسطین کے سابق مفتی اعظم طہران کے جاپانی سفیر کے ہاں پناہ گزین ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ سابق شاہ ایران کے ساتھ اصفہان چلے گئے ہیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر روم سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ میں ماہ اگست کے اندر اندر ۱۳۰۰ اطالوی سپاہی ہلاک ہو گئے ہیں۔ ابھی وہاں گوریلا وار برابر جاری ہے۔ رائٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں غیر معین عرصہ کے لئے مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے باغیوں کو ہتھیار ڈالنے کے لئے جو مہلت دی تھی وہ ختم ہو چکی ہے۔ اور اب ان کے خلاف فوجی مہم شروع کی جا رہی ہے خطرہ ہے کہ اس خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

بمبئی ۳۰ ستمبر جولائی کے آخر تک اس سامان جنگ کی مالیت جو صرف حلقہ بمبئی میں بنایا گیا۔ ۱۱ کروڑ ۱۳ لاکھ ۸۰ ہزار ۷ سو پچاس روپیہ تھی۔ اس میں سے آٹھ کروڑ ۱۶ لاکھ روپیہ پارچات پر صرف ہوا۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ جاپان کی نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جاپان کا مقصد مشرقی ایشیا میں نیا نظام قائم کرنا ہے۔ اور اگر برطانیہ اور امریکہ نے ہماری شرائط کو منظور نہ کیا تو جاپان اور جرمنی سنگاپور اور خلیج فارس کو گھیر کر باہم مل جائیں گے۔ جاپانی دنیا کی اعلیٰ ترین نسل سے ہیں۔ اور مرعوب نہیں ہو سکتے۔

شملہ ۳۰ ستمبر لوہے اور فولاد کی خرید و فروخت پر کنٹرول کے آرڈر میں ایک ترمیم کی گئی ہے جس کے رو سے برطانوی ہند میں لوہے اور فولاد کا سٹاک رکھنے والے کنٹرولر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر آپس میں خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر برازیل کے جنگی جہازوں کو جنگی رقبہ میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی